

تالیف: ڈاکٹر عمر الخولی

ترجمہ: عبدالخلیم محمد بلال

شرعی وصیت

مسلمان کی ہر وقت یہ کوشش ہونی چاہیے کہ اس کی زندگی کا کوئی لمحہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و بندگی اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبرداری سے خالی نہ ہو، اور پوری زندگی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تابعداری میں گزرے، جس چیز کا حکم دیا جائے اس کو عملی جامہ پہنائے اور جس سے روکا جائے فوراً رک جائے، یہی وجہ ہے کہ حدیث میں مسلمان کی مثال تکمیل والے اونٹ سے دی گئی ہے کہ اگر اسے کھڑا کیا جائے تو کھڑا ہو جائے اگر بٹھا دیا جائے تو بیٹھ جائے، فرمان الہی ہے:

﴿ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ ﴾ ^(۱) کہ اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کی اطاعت کرو اسی طرح ”مَا آتَاكُمْ الرَّسُولَ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا“ ^(۲) ترجمہ: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو کچھ تمہیں دیں وہ لے لو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو، اور رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”إِنَّمَا الْمُؤْمِنُ كَالْجَمَلِ الْأَنْفِ حَيْثُمَا قِيدَ“ ^(۳) یعنی مومن کی مثال تکمیل والے اونٹ کی سی ہے جہاں بھی کھینچا جائے تابعداری کرے۔

دانش مند انسان وہی ہے جو برائیوں سے دور رہے اور اعمالِ صالحہ میں مسابقت کرے عارضی و دنیاوی زندگی پر ہمیشہ رہنے والی آخری زندگی کو ترجیح دے۔ رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں:

”الکيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت“ ^(۴) کہ وانا وہ شخص ہے جو

اپنے آپ کو (اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا) مطیع بنالے اور ما بعد الموت کے لئے

تعماری کرے۔

ایک مسلمان کے لئے آخرت کے دن اور عقیدہ جزا و سزا کی بڑی اہمیت ہے۔ مسلمان تمام اعمال کو اس زاویے سے دیکھتا ہے کہ اس کے نتیجے میں اسے روز جزاء کیا حاصل ہوگا۔ اس ضمن میں حیا بعد المات کا یقین رکھنا بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ موت کے بعد انسان کا رشتہ دنیا سے منقطع ہو جاتا ہے گویا کہ اس کی جزا و سزا کا وقت شروع ہو جاتا ہے۔ موت ایک اٹل حقیقت ہے اس کے لئے ہمیں ہر وقت تیار رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک مسلمان کی حیثیت سے مرنے والے پر کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔ اسلام ہمیں اس کی تعلیم بھی دیتا ہے۔

قارئین کرام! عصر حاضر میں مسلمان لمبی اُمیدوں اور خواہشات کے حصول کی دوڑ میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے وہ نیک اعمال سے دور اور آخرت کو بھولے ہوئے ہے اور یہی چیز بڑے انجام کا سبب بنتی ہے، جبکہ مقصود یہ ہے کہ مسلمان دنیاوی آرزوں اور شہواتِ نفسانیہ سے لاپرواہ ہو کر اپنی آخرت کو سنوارنے پر توجہ دے۔

وصیت ان جملہ مسائل میں سے ایک ہے جن میں دین دار لوگ بھی تساہل برتتے ہیں حالانکہ وصیت ایسا مسئلہ ہے جس کا مشروع ہونا کتاب و سنت اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ إِنْ تَرَكَ خَيْرًا الْوَصِيَّةَ﴾^(۵) ”تم پر فرض کیا گیا ہے کہ جب تم میں سے کسی کو موت کا وقت آجائے تو اگر وہ کچھ مال چھوڑ جائے والا ہے تو وصیت کرے۔“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے: مَا حَقُّ أَمْرِي مُسْلِمٍ بَيْتٍ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ“^(۶) ”کہ کسی مسلمان کے لئے درست نہیں کہ وہ دو راتیں بھی بغیر وصیت لکھے گزارے۔“

اسی طرح وصیت کے مشروع ہونے پر اُمت کا بھی اجماع ہے۔^(۷)

علاوہ ازیں بعض حالات میں وصیت فرض ہو جاتی ہے مثلاً ایک شخص نے کسی سے قرض لیا ہے لیکن اس پر کوئی دستاویز نہیں لکھی اور نہ ہی کسی اور کو اس کی بابت علم ہے۔ اسی طرح اگر کسی کے پاس لوگوں کی امانتیں ہوں یا حج و زکوٰۃ فرض ہو چکے ہوں لیکن ادا نہ کر سکا ہو تو ان حالات میں

وصیت کرنا فرض قرار پاتا ہے۔

چونکہ موت کے وقت کا علم صرف اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اس لئے ہر مسلمان کے پاس اس کی وصیت ایک مستقل تحریر کی شکل میں موجود ہونی چاہیے تاکہ اس کا خاتمہ بالخیر ہو سکے، پھر اس پر مستزاد یہ ہے کہ اچھی وصیت جس کی ایک صورت وقف بھی ہے وصیت کرنے والے کے لئے صدقہ جاریہ بن جاتی ہے۔

اسی اہمیت کی بناء پر ہم ڈاکٹر عمر الخولی کے رسالہ (الوصیۃ الشرعیہ) کا ترجمہ قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں، یہ رسالہ اگرچہ انتہائی مختصر ہے مگر جامع ہے، تاہم اس میں جو نکات وضاحت طلب ہوں گے ان کی وضاحت کر دی جائے گی۔ ان شاء اللہ

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس قلیل محنت کو شرف قبولیت بخشے اور آخرت میں ہماری نجات کا سبب بنائے۔ آمین

ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم

”یہ وصیت نامہ بطور نمونہ پیش خدمت ہے تاکہ اس سے ہر وہ شخص مستفید ہو سکے جسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے موت سے پہلے وصیت لکھنے کی توفیق مل جائے، مقصود یہ نہیں کہ صرف اسی کا ہی انتخاب کیا جائے، بلکہ وصیت کا ہر وہ طریقہ جو کتاب و سنت کے مطابق ہو اسے اختیار کرنے میں کوئی قباحت نہیں“

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میں وصیت کنندہ گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں، اور میں اس بات کی بھی گواہی دیتا ہوں کہ قیامت آنے والی ہے اس میں کوئی شک نہیں، اور یقیناً اللہ تعالیٰ اہل قبور کو اٹھائیں گے۔

میں اپنے اہل و عیال کو جنہیں میں چھوڑے جا رہا ہوں، اللہ تعالیٰ سے ڈرنے اور اپنے مابین اصلاح کرنے اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، اور (جان لو کہ) میں جنہیں وہی وصیت کرتا ہوں جو ابراہیم اور یعقوب علیہما السلام نے اپنی اولاد کو کی تھی۔

﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ لَكُمْ الدِّينَ فَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ﴾ (۸)

(بیٹو) اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے (لہذا) تم

مسلمان ہو کر ہی مرنا۔

(۱) میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، میری بیماری اور موت کے وقت صبر کرنے، اچھی بات کرنے، میرے لئے کثرت سے استغفار اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اور جنت میں داخل ہونے اور آگ سے نجات حاصل کرنے کی دعا کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔

(۲) جب میری روح اپنے خالق حقیقی کی طرف پرواز کرنے لگے اور تمہیں میرا یہ وصیت نامہ پڑھنے کا موقع مل جائے تو میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ جس قدر ہو سکے نیک لوگوں کو بلایا جائے تاکہ وہ مجھے کلہ شہادت کی تلقین کر سکیں۔

(۳) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ اگر میں مر جاؤں تو میری آنکھیں بند کر دینا اور مجھے دائیں پہلو پر لٹا کر قبلہ کی طرف منہ کر دینا۔

(۴) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میرے کفن و دفن اور رشتے داروں اور نیک لوگوں کو مطلع کرنے میں جلدی کی جائے تاکہ وہ میرے غسل، نماز جنازہ اور جنازے کے ساتھ چلنے اور جلد دفن کرنے میں شریک کار بن سکیں۔

(۵) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میرے غسل کا کام معتبر امانت دار، نیک آدمی کی نگرانی میں مکمل کیا جائے تاکہ اسے اگر کوئی اچھائی نظر آئے تو بتا دے اور اگر کوئی عیب دیکھے تو چھپالے، وہ میرے غسل کی ابتداء کرتے وقت میرے جسم کو تھوڑا سا دبائے تاکہ اگر اس میں کوئی گندگی ہو تو اسے نکال لے اور بعد میں میرے جسم کو صاف کرے تاہم میری شرمگاہ

کو دھوتے وقت ہاتھ پر کپڑا وغیرہ باندھے، شرمگاہ کو ہاتھ نہ لگائے، پھر مجھے نماز جیسا وضوء کروائے، دائیں جانب سے شروع کرے تین مرتبہ پانی اور صابن کے ساتھ غسل کروائے (۹)، اور اگر تین مرتبہ غسل کروانے سے صحیح صفائی نہ ہو سکے تو پانچ یا سات مرتبہ مجھے غسل دے، غسل سے فارغ ہو کر صاف ستھرے کپڑے کے ساتھ میرے جسم کو خشک کر لے، اور میرے جسم پر کچھ خوشبو بھی لگا دے۔

(۶) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ مجھے تین ایسے لفافوں میں کفن دینا جو صاف ستھرے اور جسم کے لئے سارے ہوں، نیز میرے کفن کو دھونی دی جائے اور خوشبو لگائی جائے۔ (۱۰)

(۷) کسی فرض نماز کے بعد میری نماز جنازہ پڑھنا، اور یہ کوشش کرنا کہ میری نماز جنازہ میں شامل لوگ تین صفوں سے زائد ہوں۔

(۸) جنازے میں بلند آواز کے ساتھ ذکر اور قراءت نہ کی جائے، میرے جنازے میں نہ دھونی والی انگلیٹھی لے کر چلا جائے نہ ہی عورتیں ساتھ چلیں، اور میرے دفن میں عمدہ تاخیر نہ ہو۔ (۹) میں ہر اُس شخص سے بری ہوں جو ایسا کام کرے یا بات کہے جو کتاب و سنت کے مخالف ہو، اور گریبان پھاڑنے اور رُخسار پینٹنے والے (یا والی) سے بھی میرا کوئی تعلق نہ ہوگا۔

(۱۰) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری قبر گہری بنانا، اور اس میں میرے منہ کو قبلہ رخ کر کے مجھے دائیں پہلو پر لٹا دینا، اور میرے جسد خاکی کو قبر میں اتارنے والا یہ دعا پڑھے ”بسم اللہ وعلیٰ سنۃ رسول اللہ“ اور دفن میں حاضر ہونے والے تمام لوگوں پر مستحب ہوگا کہ وہ سر کی جانب سے میری قبر پر تین چلو مٹی ڈالیں۔

(۱۱) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری قبر کو چونا گچ (پختہ) نہ کرنا، اور کسی کے لئے میری قبر پر بیٹھنا اور چلنا بھی جائز نہیں ہوگا۔

(۱۲) میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ میری قبر پر عمارت نہ بنانا، اور نہ ہی اسے (باشت سے زیادہ) بلند کرنا، مردار درگد گھوم کر میری قبر کی زیارت نہ کریں، جبکہ عورتوں کے لئے مطلق طور پر زیارت کرنا جائز نہیں ہوگا۔

کی وصیت کرتا ہوں، یہ ان کے لئے میری وصیت ہے۔

﴿فَمَنْ بَدَّلَهُ بَعْدَ مَا سَمِعَهُ فَإِنَّمَا إِثْمُهُ عَلَى الَّذِينَ يُبَدِّلُونَهُ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ﴾ (۱۲)

ترجمہ: جو کوئی وصیت سننے کے بعد اس کو بدل ڈالے تو اس کا گناہ ان لوگوں پر ہو گا جو

بدل ڈالتے ہیں، یقیناً اللہ تعالیٰ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

یہ وصیت فلاں شہر میں فلاں تاریخ کو

..... تحریر کی گئی۔

وصیت کنندہ:

..... دستخط:

فلاں دن فلاں تاریخ کو مذکورہ وصیت نامے میں

فلاں فلاں تبدیلی کی گئی ہے پھر آپ تمام وہ تبدیلیاں ذکر کریں گے جو موت سے پہلے آپ نے کی

ہوں گی مثلاً کسی ایک قرض دار سے قرض واپس لے لیا ہو یا کسی قرض خواہ سے اتنی مالیت کا اور

قرض لیا ہو وغیرہ.....

وصلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ أجمعین ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین

حوالہ جات

(۱) سورۃ البائدۃ، آیت ۹۲

(۲) سورۃ الحشر، آیت ۷

(۳) سنن ابن ماجہ مقدمہ ۶ حدیث رقم ۳۳ واللفظ لہ، و مسند احمد ۱/۱۲۶، یہ صحیح حدیث ہے،

دیکھئے صحیح سنن ابن ماجہ ۱/۱۵، سلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ حدیث رقم ۹۳۷

کلاهما للالبانی

(۳) المستدرک للحاکم ۱/۵۷، المعجم الصغیر للغبیرانی ۳۶۱/۲

(۵) سورة البقرة، آیت ۱۸۰

(۶) صحیح البخاری ۳۵۵/۵ مع الفتح، و صحیح مسلم ۱۲۳۹/۳، و سنن ابی داؤد مع العون ۷۱/۳

حدیث رقم ۲۸۵۴، و سنن الترمذی ابواب الوصایا حدیث رقم ۲۲۰۱، و سنن التسانی الوصایا

حدیث رقم ۳۶۱۵ تا ۳۶۱۷ و سنن ابن ماجہ ۹۰۱/۲ حدیث رقم ۲۶۹۹، و مسند الامام احمد

۵۷/۵، ۸۰/۲

(۷) المغنی لابن قدامہ ۱/۶

(۸) البقرة، آیت ۱۳۲

(۹) مسنون طریقہ یہ ہے کہ بیری کے پتوں کو پانی میں ڈال کر اُبال لیا جائے پھر اس کے ساتھ

غسل دیا جائے جیسا کہ حدیث میں ہے ”اغسلنہا بماء وسدر“ نیز بیری کے پتوں والے پانی کے ساتھ غسل کرانے سے جسم نرم اور ملائم ہو جاتا ہے۔

(۱۰) اس کی دلیل یہ حدیث ہے: ”اذا اجمرتم المیت فاجمروہ ثلاثا“ رواہ احمد ۳۳۱/۳،

والبیہقی فی موارد العلمان حدیث رقم ۷۵۲، والحاکم..... فی المستدرک ۳۵۵/۱، والبیہقی فی

السنن الکبریٰ ۳۰۵/۳، قال الحاکم: صحیح علی شرط مسلم ووا فقہ الذہبی...

(ترجمہ) جب تم میت کو دھونی دو تو تین مرتبہ دیا کرو۔

(۱۱) یعنی اوپر درج دو صورتوں میں سے جو بھی ہو اس کی وضاحت کرے گا۔

(۱۲) البقرة، آیت ۱۸۱

